بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاداتِ اقطاب ویلورؒ

مرتبین

حضرت مولانا ابو محمدؒ سید شاہ عثمان قادری

عرف فصیح پاشاہ صاحب۔ ایم۔اے؛

ناظم دار لعلوم لطیفیہ

حضرت مولانا سید شاہ ہلال احمد قادری شطاری

عرف ہلال پاشاہ۔ بی۔ اے

نائب ناظم دار العلوم لطیفیہ

شائع کردہ

دار التصنیف والاشاعت حضرت مکان ویلور۔ ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد

حضور پُر نور صلعم اور صحابہؓ کے زمانے کے بعد مسلمان دو بڑے گروہوں میں بٹ گئے ایک حکومت اور سیاست میں لگ گیا اور دوسرا اسلام کی دعوت و تبلیغ اور مسلمانوں کی اصلاح میں لگ گیا. حضور اکرم ﷺ کے حکم و ارشاد {(بلغوا عنی و لوایہ) یعنی میرا پیغام دوسروں تک پہنچادو اگرچہ ایک ہی بات کیوں نہ ہو)} کے حکم کی تعمیل میں کئی ایک مقامات پر پھیل گیا اور اشاعت اسلام کا کام انجام دیا جیسا کہ حضرت خواجہ غریب النواز اجمیر شریف آئے اور حضرت بندہ نواز گیسودراز نے دکن کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دیا اور اقطاب ویلور میں سے پہلے بزرگ جب ویلور دارالسرور تشریف لائے حضورؒ کے حکم کے مطابق ویلور میں قیام فرمایا اور آپ سے اور آپ کے اولاد سے علم دین کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہوا جو ہنوز قائم ہے.

حضرات اقطاب ویلور کی زبانِ مبارک سے مختلف اوقات میں پند و نصیحت اور حکمت و موعظت سے بھرپور باتیں صدور ہوا کرتی تھیں جن کو تذکرہ نویسیوں نے قلم بند کیا ہے. ان میں سے

چند ملفوظات اور ارشادات کو یہاں پیش کیا جارہا ہے.

ابو محمد سید شاہ عثمان قادری ایم۔اے

سید شاہ ہلال احمد قادری شطاری بی۔اے

حضرت قربی رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات

حضرت قربیؒ کے پند و نصائح تو بہت ہیں مگر ناظرین کے سامنے چند پیش کئے جارہے ہیں عمل کرنے کے لئے وہ بھی کافی ہیں.

۱۔ فرماتے ہیں حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا کہ یاایھاالذین امنوامنوا باللہ ورسولہ ایمان اول سے مراد ایمان ظاہر ہے اور ایمان ثانی سے ایمان باطن کی جانب اشارہ ہے یعنی اے مؤمنو جس طرح تم ظاہر پر ایمان لائے اسی طرح باطن پر ایمان لاؤ اس لئے ایمانِ باطن ظاہر کی تکمیل ہے.

۲۔ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر آیات عینیت حقیقی وغیریت حقیقی دونوں پر دلالت کرتی ہیں اور ان دونوں کے جمع کے بارے میں بھی آئے ہیں ایسے ہی احادیث اور اقوالِ اولیا اکمل بھی ہیں لہذا دونوں حقیقی ہیں اور ان دونوں پر ایمان

لانا لازمی ہے ان میں سے ایک پر ایمان لانا اور ایک پر نہیں لانا. نؤمن ببعض ونکفر ببعض کا مصداق ہے (ہم بعض پر ایمان رکھتے اور بعض سے انکار کرتے ہیں) پس طالب کو چاہیے کہ مرشدِ کامل سے اصطلاح جمع العینیین مذکورین حاصل کریں تاکہ الحاد اور انکار کے بھنور سے محفوظ ہو جائیں.

۳۔ فرماتے ہیں پہلے طالب خدا کو لازم ہے کہ وہ عقیدۂ صحیحہ اہل سنت و جماعت نصرہم اللہ پر پوری طرح عامل ہو اور اس پر اس کو محکم عقیدہ بھی ہونا خاص کر صحابہ اکرم رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقام تفضیلیت میں اصحاب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کی شان میں گستاخی نہ کرے جیسا کہ اکثر جہلا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کر بیٹھے ہیں اور گستاخی افض کی سیڑھی ہے.

۴۔ فرماتے ہیں وصولِ حق کے لئے ریاضاتِ شاقہ کا مرتکب ہونا ضروری نہیں کیوں کہ اس کے ارتکاب سے معرفتِ حق حاصل نہیں ہوئی بلکہ معرفتِ صحیح مرشد کامل

کے قال سے حاصل ہوتی ہے اور بس لہذا امر د طالب کو چاہیے کہ مرشدِ کامل کی تلاش کرے اور جب تک اس کو نہ پائے طلب کا پاؤں نہ روکے اور جب اس کو پالے جان و دل سے اس کا تابع ہو جائے۔

۵۔ فرماتے ہیں کہ ہر ہر مرتبہ روح مثال اور جسم بالفعل و مطلق سے اس عالم میں ہوتا ہے جیسا کہ اس عالم مقید میں ہے لیکن بعض مراتب اس کے بالفعل ہیں اور بعض بالقوۃ ہیں آناً فاناً بالفعل ہو جاتے ہیں اور کچھ کے بالفعل ہیں بالقوہ ہو جاتے ہیں اور اسی حالات کا نام تجدد امثال رکھتے ہیں۔

۶۔ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سوال کرے جب التزام ریاضتِ شاقہ موصل مقصود نہیں ہے تو اکثر اولیاء کبار نے کیوں اس کو لازم پکڑا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کو وصال الٰہی کا اس قدر غلبہ اور شوق جو معرض بیان میں نہیں آسکتے لہذا اس غلبہ کی حالت میں اس میں مشغول ہو جائے اور بہ مقتضائے فرمان سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یوخذ العشاق ما صدر منھم اس صورت میں ہو معذور ہیں لیکن مقصود

حقیقی زبان مرشدِ کامل سے حاصل کئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ نے چھتیس (۳۶) سال ریاضات شاقہ کیا لیکن حصول مقصود نہ ہو سکا بارگاہ ربوبیت میں دعا کی ندا آئی کہ اے فرید تجھے مقام کن فیکون عطا کیا تو آپ نے عرض کیا کہ یہ ریاضاتِ شاقہ میں نے تیسرے دیدار کے لئے کیا ہے اس لئے نہیں کیا یہ مقام حاصل کروں پھر خطاب ہوا کہ اگر میرا دیدار چاہتے ہو تو مرشد کی خدمت میں جاؤ کیوں کہ اس سے یہ دولت تم کو حاصل ہو گی بعدہ آپؒ خواجہ بختیار کاکی اور شہیؒ کی خدمت میں پہونچے اور چند سال آپ کی خدمتِ عالیہ میں رہ کر اپنے اصل مقصد کو حاصل کیا اس وقت آپ نے فرمایا کہ یہ چند سال میں نے عبادت میں لاحاصل گذارا اور عمر ضائع کیا۔

حاصل یہ کہ آپ کی شخصیت ہر حیثیت سے اہلِ علم کے لئے مشعلِ راہ رہی پوری زندگی اسوۂ حسنہ کی پیروی میں گذاری یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے قطب المدار کے مرتبہ پر فائز فرمایا تھا مولی تعالی آپ کی سیرتِ زندگی کو ہم سب کے لئے چراغِ ہدایت فرمائے۔ آمین

حضرت ذوقیؒ کے ارشاد عالیہ

۱۔ فرمایا کہ بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ الولایۃ افضل من النبوۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے یہ نہیں کہ ولی کی ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے اس لئے کہ ولی کی ولایت سے نبی کی نبوت کو بالاتفاق افضلیت حاصل ہے وہ اس طرح کہ نبی کو دو جہت حاصل ہے ایک جہتِ استفاضہ اور ایک جہت افاضہ اول کے اعتبار سے نبی اللہ تعالیٰ سے براہ راست فیض حاصل کرتا ہے اور دوسرے کے اعتبار سے تبلیغ احکام شرعیہ وغیرہ امت کے لئے فرماتے ہیں پس جہت استفاضہ کو ولایت اور جہت افاضہ کو نبوت کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جہتِ استفاضہ جہتِ افاضہ سے افضل ہے کیوں کہ وہ رخ جو حق کی جانب ہے اس رخ سے افضل و برتر ہے جو مخلوق کی جانب ہے۔

۲۔ فرمایا طالبِ حق کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عقائد کی تصحیح کرے اور شریعتِ مطہرہ پر بالالتزام عامل رہے اس لئے کہ بغیر تصحیح عقائدِ شرعیہ کے کشفِ الٰہی دشوار ہے۔

۳۔ فرمایا کہ کشف کی دو قسمیں ہیں کشف کونی اور کشف الٰہی، کشف کونی معنیات کا معائنہ کرنا ہے مثلاً عالم ارواح و ملائکہ واجنہ وغیرہ اور وہ ریاضات شاقہ سے حاصل ہوتا ہے اور کشف الٰہی نسبت عینیت و غیریت رب اور عبد کے درمیان تحقیق کرنے کو کہتے ہیں.

۴۔ ایک مرتبہ آپ نے خلافت خلفائے راشدین رضون اللہ علیہ اجمعین پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مسئلہ خلافت خلفاء اربعہؓ میں دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ خلیفہ اول صدیق اکبرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ اور ان کی خلافت بالترتیب اجماع صحابہؓ سے ثابت ہے کہ اس سے انکار کفر کی جانب لے جانے والا ہے اور دوسرے یہ کہ ان کی ترتیب بھی خلافت کے اعتبار سے ہے یعنی خلیفہ اول حضرت صدیقؓ ہیں لہذا وہ سب میں افضل ہیں اور ان کے بعد حضرت عمرؓ ہیں لہذا حضرت صدیقؓ کے بعد باقی پر حضرت فاروقؓ کو افضلیت حاصل ہے اور باقی اس قیاس پر ہے پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت پر تمام اہلِ اسلام کا اتفاق ہے اور باقی دو میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ عثمانؓ کو افضلیت حاصل ہے

اور بعض کہتے ہیں حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر افضلیت ہے لیکن قولِ جمہور بہتر ہے.

۵۔ فرمایا کہ طالب حق کی دو طریقے سے رہ نمائی کی جائے عشق اور عقل طریقہ عشق تعلیم ذکر و شغل مقید ہے اور اس کا نتیجہ توحید شہود ہے اور طریقہ عقل ذکر اور شغلِ مطلق ہے اور اس کا نتیجہ توحید علمی ہے.

۶۔ ایک مرتبہ آپؒ نے شیخ کے آداب پر گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے لوگ اس زمانے میں دیکھے جاتے ہیں وہ خود اپنے مرشد پر طعن کرتے ہیں اور اپنی دانائی کو ان کی دانائی سے بلند و بالا تصور کرتے ہیں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں اس سے یہ اعتراض کرتے ہیں اور اپنی من مانی کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں حالاں کہ یہ اسرار ضلالت و گمراہی کی نشانی ہے (اللہ اپنے کرم سے ہم لوگوں کو اس سے پناہ دے. آمین)

آپ کے ارشادات میں سے چند نصائح بہ غرض استفادہ درج کیے گئے ہیں ورنہ نصائح و حکم کا ایک ذخیرہ

کتابوں میں موجود ہے جس کے لئے مستقل ایک کتاب کی ضرورت ہے جس میں ان تمام کو جمع کیا جاسکے یہ مقام اس کا متحمل نہیں.

حضرت نقویؒ کے ملفوظات شریف

ا۔ فرماتے ہیں کہ امراء کی صحبت بہت بُری ہے اس لئے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اغنیاء کی تواضع کریگا اس کا ثلث دین ختم ہو جائیگا نیز دوسری حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ تمام عالموں میں بدترین عالم وہ ہے جو امیروں کے پاس جاکر علم کو شکم کے بدلے فروخت کرتا ہے اس کے بعد شیخ عطاؒ کے واسطے سے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ امام اعظمؒ ایک تونگر کے ساتھ اس کے ایمان لانے کی غرض سے تواضع سے پیش آتے تو اس کے کفارے میں ایک ہزار مرتبہ ختم قرآن فرمایا.

۲۔ فرماتے ہیں کہ سالک کو لازم ہے کہ عقائد اہل سنت والجماعت کو متکلمین کی کتابیں دیکھ کر اختیار کرے اور اپنے عقائد درست رکھے اس کے بعد فرض واجب ' سنت و

مستحب حلال و حرام مکروہ و مشتبہ، فقہ کی معتبر کتابیں دیکھ کر
خوب تحقیق کر کے سمجھ لے جب یہ دو علم مکمل ہو جائے تو
پھر اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں اور اس کو عالم قدس کی پرواز
میں آسانی ہو گی اور علم باطن کے حاصل کرنے میں آسانی
ہو گی۔

۳۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ
انسان جس شغل میں ہمیشہ رہیگا اسی میں اس کی موت ہو گی
اور اسی شغل میں وہ اٹھایا جائیگا لہذا جس کو معیشت سے ہے
معیشت میں جس کو تجارت سے تجارت میں نجار کو نجاری
میں معمار کو معماری میں زاہد کو زاہد میں عابد کو عبادت میں
صاحب دل کو شہود حق میں اٹھایا جائیگا۔

۴۔ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ظاہری آرائش اور زیب و زینت
دل فریب ضرور اور اس کی حلاوت میں لذت ضرور محسوس
ہوتی ہے لیکن در حقیقت وہ سمِ قاتل ہے جو انسان کو حلاوت
کی صورت میں تباہ کر رہی ہے انسان کے لئے بہتر یہی ہے کہ
س کی سمیت کو سمجھے اور باز آجائے۔

۵۔ فرماتے ہیں دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ اور اصل ہے لہذا اس سے احتراز لازم ہے

۶۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ غرباء اغنیاء سے پانچسو (۵۰۰) سال پیشتر جنت میں داخل ہونگے چنانچہ حضرت سلیمانؑ تمام پیغمبروں کے بعد جنت میں جائیں گے اس لئے کہ حساب دینے میں پانچسو برس گذر جائینگے.

۷۔ فرماتے ہیں کہ جملہ امراض میں سے دولت بھی ایک مرض ہے۔

۸۔ فرماتے ہیں جس رات فقیروں کو فاقہ ہو وہ رات اس کے لئے شبِ معراج ہے کیوں کہ اس رات لذتِ عبادت بڑھ جاتی ہے.

۹۔ فرماتے ہیں ہر حال میں مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا چاہئے خلق کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے اس لئے کہ یہ عنداللہ نزدیکی کا سبب ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ الناس عیال اللہ واحب الناس الی اللہ من احسن الی عبالہ یعنی لوگ اللہ کی عیال ہیں اور اللہ کے نزدیک وہی محبوب ہے

جس نے اس کے عیال کے ساتھ احسان کیا.

۱۰۔ فرماتے ہیں کہ حضرت بشر حافیؒ نے فرمایا کہ مرد کے کمال کی علامت یہ ہے کہ اس کا دشمن اس سے بے پرواہ ہو یہ جس طرح دوست ہوتا ہے یہ کوئی کمال نہیں ہے کہ تمہارا دوست تم سے بے پرواہ ہو لہذا انسان کو ہر حال میں خود کو رحم و کرم اور خلق حسن سے متصف رکھنا چاہتے.

حضرت محویؒ کے ملفوظات

۱۔ ایک مرتبہ دعا سے متعلق گفتگو میں آپ نے فرمایا اے عزیز دعاؤں میں سے یہ ہے کہ بندہ جب پکارتا ہے تو اللہ تبارک و تعالی اس کا جواب دیتا ہے دیگر اللہ تعالی کا حکم بھی ہے کہ (ادعوانی استجب لکم) لہذا بندے پر لازم ہے کہ اپنی عبودیت اور عجز و احتیاج کا اظہار اس کی بارگاہ میں کرتا رہے اس لئے کہ مانگنے والے سے اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے جیسا کہ بہت سی حدیثیں بھی اس کے بارے میں آئی ہیں.

۲۔ ایک مرتبہ ذکر سے متعلق گفتگو میں اس کے مختلف

گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ زبان پر ہر وقت لاالہ الا اللہ کا ورد رکھے اور ہر آن مخالفت نفس کرے جیسا کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے پوچھا کہ خدا کی راہ کیا ہے تو آپ نے جواب دیا ہمیشہ ذاکر رہنا اور اپنے نفس کی مخالفت کرتے رہنا۔

۳۔ فرمایا کہ اے برادر دینی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور تمہیں اس لئے پیدا فرمایا کہ سب اس کی معرفت حاصل کریں جیسا کہ فرمارہا ہے وما خلقت الجن والانس الالیعبدون ہم نے جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے مفسرین نے اس کی تفسیر لیعرفون فرمائی ہے لہذا ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو پہچانے تاکہ اسے خدا کی معرفت حاصل ہو جیسا کہ حضور صلعم نے فرمایا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

حضرت مولانا ابوالفتح سلطان محی الدین سید شاہ عبدالقادر قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

بندہ کو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی خدمت کی ادائیگی پر

اپنے معبود حقیقی کا شکریہ ادا کرے. مہمان کی آمد سے مسرور ہونا چاہیئے کیوں کہ مہمان جو کچھ کھایا پیا وہ اس کے مقسوم کا تھا. حقیقی رزق رساں حق سبحانہ تعالی ہے.

فرمودات اعلی حضرت قطب الدین سید شاہ محمد باقر قادریؒ

فرماتے ہیں کہ جب میں ستر اسال کا تھا تو میری والدہ کا انتقال ہو گیا اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی کاربار میں لگ جاؤں جس دن والدہ کا انتقال ہوا اسی دن عصر میں مجھ کو یہ خیال آیا اور میں وہاں سے مصروف بہ عمل ہو گیا ہر کام میں کرتا تھا آٹا میں خود پسا تا تھا بمبوں خرید نے میں خود جاتا تھا کوئی بھی کام ایسا نہ رہا جس کو میں نہیں کیا ہو آہستہ آہستہ سب کام میرے ہاتھ ہیں آتے گئے اور جو بھی آتے اب مجھ سے ہی بات کرتے میں محنت سے کبھی پیچھے نہ ہٹا خوب محنت کیا پہلے بیل گاڑی تھی میں نے ایک گھوڑا اترنا مل سے منگوایا اس طرح سے ہم گھوڑا گاڑی سے آمدورفت شروع

کئے ہر کام کے لئے خود جاتا تھا رنگا پرم کی زمین جب ہم خود
کرتے تھے تو پندرہ بیس دن میں وہاں رہتا.

فرمودات سابق ناظم حضرت ابوالحسن صدرالدین سید شاہ محمد طاہر قادری عرف سید حضرت پیر قادریؒ

۱۔ فرمایا کہ اگر کسی کو پتھری ہو تو اس کو چاہئے کہ کٹ پکا کر کھائے

۲۔ فرمایا کہ آدمی کو چاہئے کہ ہر قدم پھونک کر رکھے.

۳۔ فرمایا کہ باہر کے ولی سے گھر کا شیطان بہتر ہے.

۴۔ فرمایا کہ ہم اعلی حضرت مرحوم سے جینا بھی سیکھا اور مرنا بھی.

۵۔ فرمایا کہ اعلی حضرت مرحوم فرماتے تھے کہ ہم کام جہاں تک ہو سکے خود کرنا چاہئے یہ نہ سمجھے کہ وہ کام جس کے ذمہ ہے وہ کریگا.

۶۔ فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ آخرت کی فکر کرنی چاہئے یہ دنیا

دو روزہ ہے مگر آخرت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی زندگی ہے.

۷۔ فرمایا کہ سرکار (آپ کے بہنوئی) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سرکار کہا کرتے تھے کہ حضرت مکان کے کھانے میں ایک خاص قسم کی تاثیر ہے وہ یہ کہ جب کوئی شخص حضرت مکان کا کھانا کھانے کے بعد اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں (اگر وہ شریف ہے تو اس کی شرافت یا رذیل ہے تو اس کی رذالت ظاہر ہو جاتی ہے)

۸۔ فرمایا اگر کسی شخص کے اندر ۹۹ برائیاں موجود ہیں اور کوئی ایک خوبی اور کمال بھی اس کے اندر پایا جاتا ہے تو مجھے صرف اس کے کمال کی طرف دیکھنا چاہیئے اور اس سے استفادہ کرنا چاہیئے اس کی برائیوں کی وجہ سے نفرت نہیں کرنا چاہیئے.

بسم الله الرحمن الرحيم

IRSHADAAT
-E-
AQTAAB-E-VELLORE (R)

Compiled by :

Hazrath Moulana Abu Muhammed Syed Shah Osman Quadri (Alias) Fasih Pasha, B.Com., M.A.,

Principal

DARUL ULOOM LATHEEFIA ARABIC COLLEGE

Hazrath Moulana Syed Shah Hilal Ahmed Qadri Shuttari (Alias) Hilal Pasha, B.A.,

Vice Principal

DARUL ULOOM LATHEEFIA ARABIC COLLEGE

Published by :

Darut Tasneef - Wal - Isha'ath,
Hazrath Makan, Vellore - 4.